Misbah Shabbir
0301-4506353

Islamiyat (5)

سوال نمبر1:-

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات

تعارف:-

اسلام اللہ تعالیٰ کے آگے سر جھکا لینے کا نام ہے کوئی انسان یہ محسوس کر سکتا ہے کہ زمین و آسمان میں کسی کا اقتدار قائم نہیں ہے اور وہ بغیر کسی ہدایت کے اپنی خواہش کے مطابق جو چاہیے کر سکتا ہے۔ ایک انسان کا دوسرے انسان سے تعلق میں تو اس طرح کا احساس قابل قبول ہو سکتا ہے۔ لیکن انسان اور اس کے پروردگار کے درمیان جس نے اسے اپنی قدرت سے پیدا کیا۔ اپنی نعمت سے پروان چڑھایا اور اس کے لیے ایک سیدھا راستہ تیار کر کے اس پر چلنے کی ہدایت دی۔ یہ ضروری ہے کہ انسان اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع بنائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ:

"جو شخص اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دے اور عملاً وہ نیک ہو اس نے حقیقتاً ایک بھروسے کے قابل سہارا تھام لیا۔ اور تمام امور اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے۔"

(سورۃ لقمان)

ترجمہ:

"سب انسانوں میں عزت والا وہ ہے جو اللہ کی تعظیم میں سب سے بڑھا ہوا ہے۔"

CamScanner

اسلام کی نمایاں خصوصیات :-

(1) معرفت الٰہی کا حامل دین :

ہر مذہب کی اہم ترین خصوصیت اور سچائی کی دلیل صرف معرفت الٰہی اور مسئلہ توحید ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام وہ واحد دین ہے جس نے توحید کو مکمل طور پر بیان کیا ہے۔ اسلام واضح کرتا ہے کہ جملہ انبیاء و رسل نے توحید کی واضح تعلیم دی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ:

آپ سے پہلے ہم نے جو بھی رسول بھیجا اسے یہی وحی کی کہ "میرے سوا اور کوئی معبود نہیں لہٰذا تم سب میری عبادت کرو"

(سورۃ الانبیاء)

بقول اقبال:

بیاں میں نکتہ توحید آتو سکتا ہے
ترے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہیے

(2) حقیقی روحانیت پر مشتمل دین :

اگر کسی مذہب میں روحانیت موجود نہیں تو اسے مذہب کہنا غلط ہے۔ اسلام نے روحانیت کے اضافے کے لیے کچھ پابندیاں عائد کی ہیں مثلاً زنا، چوری، ڈاکہ زنی اور بدنظری وغیرہ۔ ان بڑے گناہوں

سے پرہیز انسان کی روحانیت میں حائل رکاوٹوں
کو ختم کرتا ہے۔

(3) اخلاق حسنہ کا جامع دین:

اسلام کی خصوصیات میں
سے اخلاق حسنہ کی تعلیم بھی ہے نبی کریمؐ کا
ارشاد ہے:

ترجمہ:

"میں بزرگ ترین اخلاق اور نیک ترین
اعمال کی تکمیل کے لیے نبی بنایا گیا ہوں"

(4) اشاعت علم کا حامل دین:

علم کے برابر
کوئی چیز نہیں، لیکن جس زمانہ میں اسلام
کا آغاز ہوا۔ اس وقت تمام دنیا فضیلت علمی
کے راز سے بالکل جاہل تھی۔ عرب تو پڑھے
لکھنے سے بھی مبرا تھے۔ انہیں اپنی اس حالت پر
ناز تھا۔ اسلام نے ہی علم کو اپنی سرپرستی
میں لیا۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ:

"اللہ درجات بلند فرماتا ہے ان کے جو تم میں
سے ایمان والے ہیں اور ان کے جن کو علم ملا ہے"

(المجادلہ)

(5) عملی دین :-

اسلام کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ "دین علم" کے ساتھ "دین عمل" بھی ہے دعائے رسولؐ ہے:

"اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والا علم اور مقبول عمل طلب کرتا ہوں۔"

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ:

"انسان کے لیے وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی اور بے شک وہ اپنی کوشش ضرور دیکھ لے گا۔" (القرآن)

(6) اخوت پر مبنی دین :

اسلام کی ایک خصوصیت اخوت ہے۔ نبیؐ کے فیضان صحبت سے اسلام میں داخل ہونے والوں میں جو اخوت قائم ہوئی وہ ایسی برتر و اعلیٰ ہے جس کی نظیر تاریخ عالم میں تلاش کرنا ممکن نہیں۔ زمین و آسمان اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہیں۔ بقول علامہ اقبال

؎ اخوت اس کو کہتے ہیں چبھے کانٹا جو کابل میں
ہندوستاں کا ہر پیر و جواں بے تاب ہو جائے

(7) انسانیت کو بلندی پر پہنچانے والا دین:

یہ اسلام کا احسان ہے جس نے انسانیت کے درجہ کو بلند کیا اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو انسان بنا کر پھر ان کے مراتب روحانیت کو برتر ثابت کیا۔

ترجمہ:

"اے حبیبؐ! ہم نے آپؐ سے پہلے جنہیں رسول بنا کر بھیجا وہ انسان ہی تھے ہم ان کی طرف وحی کرتے تھے۔"

(8) تعصب سے پاک دین:-

اسلام کو بدنام کرنے کے لیے بہت سے جھوٹے الزام لگائے گئے اور بعض الزام تو وہ ہیں جو الزام دینے والوں میں ہی ثابت تھے، مگر انہوں نے ہوشیاری اور عیاری کی کہ اپنے کرتوت چھپانے کے لیے انہی باتوں کو مسلمانوں کے سر تھوپ دیا اور پھر نا اہل مسلمانوں کے لیے افعال کو اسلام کی تعلیم کا نتیجہ اقرار دیا۔

(9) محبت تقسیم کرنے والا دین:

اسلام کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ محبت تقسیم کرنے والا دین ہے اسلام محبت الٰہی کی تعلیم دیتا ہے۔ ہر چیز جو نشوونما قبول کر سکتی ہے۔ اسے وجود بخشنے والا ہے۔

ایک حدیث میں ہے:

"تم اہل زمین پر رحم کرو اللہ تعالی تم پر رحم کرے گا۔"

بقول مولانا حالی:

ع کرو مہربانی تم اہل زمین پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

خلاصہ بحث:

اسلام انسان کو نیک عمل کے ذریعہ خود اپنی نجات کا ذمہ دار سمجھتا ہے۔ اس میں نہ کسی واسطے کا دخل ہے۔ اگر انسان کے اعمال اسے نجات نہیں دلاتے تو کوئی دوسرا خدا ہو کر اسے نجات نہیں دلا سکتا۔ اسلام کے مطابق ہر انسان کو انجام کار وہی ملے گا۔ جس کے لیے اس نے کوشش کی ہوگی اور کوئی بھی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ اس طرح اسلام محبت و امن کے جذبہ کے ساتھ جمہوری قیادت فراہم کر سکتا ہے۔

سوال نمبر 02:

نماز کا فلسفہ

تعارف:-

انسانی عقل کے مطابق ہر کوئی اپنی کارگزاری کا بدلہ چاہتا ہے اور بدلے والے دن ہی یہ پتا چلتا ہے اور بدلے والے دن ہی یہ پتہ چلتا ہے کہ کس نے کتنا بہتر اور کتنا برا کام کیا۔ اس لیے ایک دن مقرر کیا گیا کہ جب کائنات کا نظام اپنی عمر پوری کر چکے اور اس کے بعد اس کے باسیوں کو ان کی زندگیوں کا حساب جزا و سزا کی صورت میں دیا جا سکے۔ اس دنیا کو یوم آخرت کہتے ہیں۔ اس دن کے دیگر نام درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ نماز کو تمام انبیاء کی شریعت میں مرکزی حیثیت حاصل رہی ہے۔ تمام انسانوں کی فطرت میں ہے کہ وہ ضرور کسی نہ کسی عبادت کرتے ہیں۔ کوئی ستارہ پرست ہے تو کوئی سورج پرست، کوئی بت پرست ہے تو کوئی آتش پرست ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی اس فطری خواہش کو احسن انداز میں پورا کیا اور ان پر پانچ اوقات میں لازم کر دیا کہ وہ مالک کی بارگاہ میں رکوع و سجود کریں۔ اس حوالے سے قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:
"تو ضرور گرا دی جاتیں راہبوں کی خانقاہیں، گرجے اور کلیسے اور مسجدیں"

(الحج)

نماز کے اخلاقی، روحانی اور سماجی اثرات:-

(1) یاد الٰہی کا ذریعہ:-

نماز قائم کرنے کی وجہ سے لوگ اللہ کی یاد سے غافل نہیں ہوتے۔ نماز انسان کو شیطان کے قبضہ جما لینے سے بچاتی ہے درحقیقت نمازوں کی حفاظت ہی ہے جو انسان کے دین پر قائم رہنے کی ضمانت ہے۔

ترجمہ:
"اور نماز کا اہتمام کرو، اس لیے کہ نماز بے حیائی اور برائی کی باتوں سے روکتی ہے"

(العنکبوت)

(2) بہترین واعظ:-

نماز واعظ کی طرح آگاہ کرتی ہے کہ بندہ جذبات کے غلبے اور خواہشات کے ہجوم میں یہ حقیقت فراموش نہ کر بیٹھے کہ اُسے ایک دن اللہ کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے۔

"جو لوگ نماز اس کے آداب و شرائط کے ساتھ ادا کرتے ہیں، خواہ خلوت کی نماز ہو یا جلوت کی، ان کی نماز ان کے ظاہر و باطن سے حقائق کی یاد دہانی کرواتی ہے"

(تدبر قرآن)

(۳) گناہوں سے حفاظت :-

نماز گناہوں کو مٹاتی ہے

بندہ جب صحیح شعور کے ساتھ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے عہد کی تجدید کرتا ہے۔ کہ وہ اس کی نافرمانی سے اجتناب کرے۔ نماز توبہ کے بارے میں معلوم ہوتا ہے کہ وہ بندے کو گناہوں سے پاک کرتی ہے۔

ترجمہ:

"اور نماز کا اہتمام کرو دن کے دونوں سروں میں بھی اور رات کے کچھ حصے میں بھی۔ اس میں شبہ نہیں کہ نیکیاں برائیوں کو دور کرتی ہے۔ یہ ایک یاد دہانی ہے اُن کے لیے جو یاد دہانی حاصل کرنے والے ہوں" (القران)

(۴) مشکل کشا :

نماز مشکل کشا ہے یہود کو جب قرآن نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا عہد از سر نو کرنے کی دعوت دی تو ذمہ داریوں کو اُٹھانے کے لیے نماز ہی کے ذریعے سے مدد چاہنے کی ہدایت فرمائی۔ اسی طرح یہی معاملہ بنی اسماعیل کے اہل ایمان کے ساتھ ہوا۔

ترجمہ:

"ایمان والو، صبر اور نماز سے مدد چاہو۔ بے شک، اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"

(البقرہ)

(۳)

یہ ایک سجدہ ہے جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

(5) دعوت حق کی پہچان:-

نماز دعوت حق کی پہچان ہے قرآن نے بتایا ہے کہ اُس کے نزدیک مصلحین وہی ہے جو کتاب الہٰی کو اللہ تعالیٰ کے عہد اور حق و باطل کے لیے میزان کی حیثیت سے پوری مضبوطی کے ساتھ تھامتے اور نماز کا اہتمام کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا:

ترجمہ:

"اور جو اللہ کی کتاب کو مضبوطی کے ساتھ تھامے ہوئے ہیں اور جنھوں نے نماز قائم کر رکھی ہے ان اصلاح کرنے والوں کا اجر ہم کبھی ضائع نہ کریں گے۔" (الاعراف)

(6) استقامت کا ذریعہ:

نماز اللہ کے راستے میں استقامت کا ذریعہ ہے اس راستے کے مسافر جانتے ہیں کہ اس سفر میں استقامت اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی ممکن ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:

"اللہ کی بارگاہ میں سر بسجود رہو اور اس طرح میرے قریب ہو جاؤ۔" (القرآن)

(7) کائنات کی فطرت:

نماز کائنات کی فطرت ہے۔ انسان کی آنکھیں ہوں اور وہ اُن سے دیکھتا بھی ہو تو اِس حقیقت کو سمجھنے میں اُسے کوئی مشکل نہیں ہوتی کہ اس عالم کا ذرہ فی الواقع اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید کرتا اور اُس کے سامنے سجدہ ریز رہتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ:

"ساتوں آسمان اور زمین وہ سب چیزیں جو آسمان و زمین میں ہیں اُس کی تسبیح کرتی ہیں۔ اور کوئی چیز بھی نہیں ہے جو حمد کے ساتھ اُس کی تسبیح نہ کر رہی ہو، لیکن تم اُن کی تسبیح کو نہیں سمجھتے۔"

(بنی اسرائیل)

(8) حقیقی زندگی:

نماز ہی حقیقی زندگی ہے۔ انبیا علیہم السلام جو دعوت لے کر آتے ہیں، اُسے قرآن میں زندگی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اصل زندگی دل کی زندگی ہے اور دل کی زندگی بھی معرفت، ذکر و فکر اور قربت الٰہی ہے یہ زندگی انسان کو نماز سے ہی حاصل ہوتی ہے اور نماز سے ہی باقی رہتی ہے

(9) اتحاد و اتفاق کا ذریعہ:

نماز سے مسلمانوں کے درمیان اتحاد اور اتفاق کی فضا پیدا ہوتی ہے اتحاد اور اتفاق کے حوالے سے ارشاد الٰہی ہے۔

ترجمہ:

"اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ مت ڈالو، اور اپنے اوپر اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو جب تم دشمن تھے تو اس نے تمھارے دلوں میں الفت پیدا کر دی اور تم اس نعمت کے باعث آپس میں بھائی بھائی ہو گئے۔"

(آل عمران)

خلاصہ بحث:

اس لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ ماننے کے سوا چارہ نہیں ہے کہ نماز صرف یہی نہیں کہ آدمی کو فحشاء اور منکر سے روکتی ہے بلکہ درحقیقت دنیا میں کوئی دوسرا طریق تربیت ایسا نہیں ہے جو انسان کو برائیوں سے روکنے کے معاملے میں اس درجہ سے موثر ہو۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

سوال نمبر ۵۴: -

اسلام میں اقلیتوں کے حقوق

اسلام نے اقلیتوں کو ہر طرح کے حقوق دئیے ہیں۔ اس حوالے سے سیرت طیبہ میں کئی روشن مثالیں موجود ہیں۔ دین اسلام نے پہلی اسلامی ریاست مدینہ منورہ میں غیر مسلموں کو جو حقوق عطا کیے وہ آج کی جدید دنیا کے لیے روشن مثال ہے۔ اس حوالے سے خود قرآن مجید میں واضح ارشاد فرمایا:

ترجمہ:

"دین کے معاملے میں جبر روا نہیں"۔

(البقرہ)

قرآن مجید، حدیث رسول ﷺ اور سیرت طیبہ کی روشنی میں اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے حقوق فراہم کیے۔ اہل نجران سے جو آپ ﷺ نے معاہدہ کیا اُس کی چند شقیں درج ذیل ہیں۔

- ان کے پادریوں، گوشہ نشینوں اور کاہنوں پر گرفت نہ ہو گی۔
- ہمارا لشکر ان پر حملہ نہ کرے گا۔
- ہماری عدالت میں دعویٰ پیش کرنے پر ان سے انصاف کیا جائے گا۔

1

اسلام میں اقلیتوں کے بنیادی حقوق:

(1) زندگی کے تحفظ کا حق:

جس طرح ایک مسلمان کی زندگی کا تحفظ ہے اُسی طرح اسلامی ریاست ایک غیر مسلم شہری کو بھی زندگی کا تحفظ فراہم کرے گی۔ اس حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ:

"نبی کریمؐ کے دور میں ایک مسلمان نے ایک غیر مسلم کو قتل کر دیا۔ حضورؐ نے قصاص کے طور پر اُس مسلمان کے قتل کیے جانے کے لیے حکم دیا اور فرمایا:" (المائدہ)

"غیر مسلموں کے حقوق کی حفاظت میرا سب سے اہم فرض ہے"

(السنن الکبریٰ)

حضورؐ نے ایک مقدمے کے فیصلے میں اسلامی ریاست کا اُصول بتاتے ہوئے فرمایا:

"جو ہماری غیر مسلم رعایا میں سے ہے اس کا خون اور ہمارا خون برابر ہے اور اُس کی دیت ہماری دیت کی طرح ہے۔"

ایک دوسری روایت میں آپؐ نے فرمایا:

"اگر کسی مسلمان نے عیسائی کو قتل کیا
تو مسلمان قتل کیا جائے گا۔"

امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے۔
"یہودی، عیسائی اور مجوسی کی
دیت آزاد مسلمان کی دیت کے برابر ہے۔"

(2) عزت کے تحفظ کا حق:-

اسلام میں ہر
شخص کی نجی زندگی کی اہمیت ہے۔ کوئی دوسرا
شخص اس کے گھر میں اس کی اجازت کے
بغیر داخل نہیں ہو سکتا۔ یہ حق ایک مسلمان
اور غیر مسلم دونوں کے لیے برابر ہے۔

(3) مال کے تحفظ کا حق:

ایک غیر مسلم شہری کا مال
بھی اتنا ہی محفوظ ہو گا جتنا ایک مسلمان
شہری کا۔ حضرت علیؓ کا ارشاد ہے۔
"ان کے مال ہمارے مالوں کی طرح ہے۔"
"اگر کسی غیر مسلم نے شراب
کی دکان کھولی ہے یا وہ خنزیر کے گوشت کا
کاروبار کرتا ہے۔ اور کوئی مسلمان اس کے کاروبار
کو لوٹ لیتا ہے تو اس مسلمان پر قانونی طور
پر لازم ہو گیا کہ وہ اس کی قیمت واپس کرے۔"
(فقہ حنفی)

(4) مذہبی آزادی کا حق:

مذہبی آزادی کو تسلیم کیا ہے۔ اسلام نے غیر مسلموں کو اس حوالے سے اہل نجران سے آپؐ کا جو معاہدہ ہوا اُس سے اُن کی مذہبی آزادی کے تحفظ کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔

(5) معاشی آزادی کا حق:-

کمانے میں کوئی پابندی نہیں۔ غیر مسلم شہری پر رزق وہ ہر کاروبار کر سکتا ہے۔ جو مسلمان کرتے ہوں سوائے اُس کاروبار کے جو ریاست کے لیے اجتماعی طور پر نقصان کا سبب ہو، جیسے منشیات، جسم فروشی اور سودی کاروبار وغیرہ۔

(6) معاشرتی آزادی کا حق:-

اقلیتیں عائلی قوانین میں اسلامی ریاست میں اپنے عقیدے کے مطابق عمل کریں گی۔

(7) عسکری خدمات سے استثنا کا حق:

میں اقلیتیں فوجی خدمت سے مستثنیٰ ہیں۔ اسلامی ریاست ملک کی حفاظت تنہا مسلمانوں کے فرائض میں

شامل ہے۔ ہاں اگر وہ اپنی مرضی سے یہ خدمت سرانجام دینا چاہیں تو یہ علیحدہ بات ہے۔

(8) اقلیتوں سے معاہدے کی پاس داری — اسلامی ریاست کا فرض:

اسلامی ریاست پر فرض ہے کہ وہ معاہدے کی پاس داری کرے گی۔ اس حوالے سے مشہور فقیہہ علامہ کاسانی رقم طراز ہیں:

"عقدِ ذمہ مسلمانوں کے لیے لازم ہے یعنی وہ اُسے توڑنے کا اختیار نہیں رکھتے جب کہ دوسری جانب ذمیوں کو اختیار ہے کہ جب تک چاہیں اُس پر قائم رہیں اور جب چاہیں توڑ دیں"

(9) غیر مسلموں کو حقوق عطا کرنے میں میثاقِ مدینہ کی اہمیت:

اسلام نے غیر مسلموں کو حقوق دئیے ہیں۔ نیز اس سلسلے میں میثاقِ مدینہ کی اہمیت بہت زیادہ ہے زندگی کے تحفظ کا حق دیا ہے۔ اور کوئی ایمان والا کسی ایمان والے کو کسی کافر کے بدلے قتل نہیں کرے گا اور نہ کسی کافر کی کسی ایمان والے کے خلاف مدد کرے گا۔

CS CamScanner

Content is not upto mark

خلاصہ بحث:-

اسلام نے تمام طبقات کے حقوق کا تحفظ کیا ہے۔ چاہے اُن حقوق کا تعلق خواتین سے ہو، بنیادی انسانی حقوق سے ہو، غیر مسلموں کے حقوق سے ہو یا عام افراد معاشرہ کے حقوق ہوں۔ مغرب میں انسانی حقوق کا آغاز 1215ء کے میگنا کارٹا سے ہوتا ہے۔ جب کہ اسلام میں انسانی حقوق کا تحفظ پہلی وحی سے ہوتا ہے۔ اور پھر خطبہ حجتہ الوداع میں آپؐ نے جس تفصیل کے ساتھ تمام انسانی طبقات کے حقوق کو بیان کیا ہے اُس کی مثال انسانی تاریخ میں اور کہیں نہیں ملتی۔

CamScanner